حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۶﴾

اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اُسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی حالت بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس لئے خرچ کرتے ہیں تا کہ اولاً وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں اور دوسرا یہ اپنی قوم اور مشن کو مضبوط کریں۔ اس زمانہ میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد ہوا ہے۔ آپ کے ماننے والوں کا فرض ہے کہ ا پنی جان، مال، عزت سے اس مشن میں آپ کی مدد کرنے والے ہوں۔

تمام انبیاء نے اپنے ماننے والوں کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جماعت کو تلقین کی ہے کہ دین کی خاطر اپنے مال کے ا یک حصہ کی قربانی کریں۔ تبھی حقیقی ایمان کا پتہ چلتا ہے اور مومن یقیناً دین کی خاطر مالی قربانی کرتے ہیں۔ ان قربانیوں کا مقصد کسی پر احسان نہیں ہو تا بلکہ خواہش یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے، ہمارا ایمان مضبوط ہو اور ہماری قوم ترقی کرنے والی ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کی قربانیاں قبول فرماتا ہے۔ ا نہیں اپنے فضلوں سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے حال جانتا ہے۔ اس لئے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ کسی نے بڑی قربانی کی ہے یا چھوٹی۔ زیادہ رقم ادا کی ہے یا کم۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو نیت کے مطابق اجر دیتا ہے۔

اس لئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مالی قربانی کرنے والوں کی دو حالتیں بیان کی ہیں۔ ایک وابل یعنی تیز بارش اور ایک طل یعنی شبنم یا معمولی بارش۔ زیادہ کشائش رکھنے والا تو زیادہ قربانی کر سکتا ہے۔ غریب آدمی یہ حسرت رکھ سکتا ہے کہ یہ تو بڑی قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیگا لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس طرح زرخیز زمین کو ہلکی بارش بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اس لئے کم قربانی بھی ہرگز ضائع نہیں جائیگی۔ آنحضرت صلعم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ آج ایک درہم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔ صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے پوچھا کہ یہ کس طرح ممکن ہے۔ آپ صلعم نے فرمایا کہ ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس میں سے ایک درہم اس نے قربان کر دیا۔ اور ایک شخص کے پاس بیشمار دولت تھی اس میں سے اس نے ایک لاکھ درہم کی قربانی کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: **میں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس ہوتا ہے۔ ان کی کوئی جا ئیداد نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے، محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔**

آج بھی ہم یہی اخلاص و وفا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ نومبائعین بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافتِ احمدیہ سے کمال وفا کا تعلق رکھتے ہیں یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب کرتے ہیں کہ یہ کیا چیز ہے جس نے ان میں یہ تبدیلی پیدا کی ہے۔ پس کون ہے جو آج اس جماعت کے بارہ میں یہ کہہ سکے کہ یہ کمزور ہو رہی ہے۔ دشمن کا کوئی وار اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد دنیا بھر سے احمدیوں کی وقفِ جدید کیلئے مالی قربانیوں کا ذکر فرمایا۔

جرمنی کی ایک مثال پیش فرمائی۔ وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک جماعت میں چندہ بڑھانے کی تلقین کی۔ صدر جماعت کی اہلیہ جو مقامی جرمن ہیں انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ ہماری جماعت بھی اچھا چندہ دینے والوں میں شامل ہو جائے۔ اور پھر انہوں نے ۱۹ ہزار یورو پیش کر دئے۔ وہ کہتی ہیں کہ یہ رقم میں نے گاڑی

خریدنے کیلئے رکھے ہوئے تھے۔ لیکن میرے دل میں اس قدر جوش پیدا ہوا ہے کہ ہماری جماعت کا نام خلیفہ ٔوقت کے سامنے آجائے۔ اس لئے میں یہ پیش کر رہی ہوں تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بنوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ ۶۴ واں سال ختم ہوا ہے۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے تقریباً 11.2 ملین پاؤنڈ کی قربانی کی جو گزشتہ سال سے ۷ لاکھ ۴۲ ہزار زیادہ ہے۔ کل شاملین کی تعداد ۱۴ لاکھ ۴۵ ہزار ہے۔ پہلے دس ممالک کی فہرست: برطانیہ، جرمنی، کینیڈا، امریکا، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، مشرقِ وسطیٰ کی جماعت، گھانا، بیلجیم۔ فی کس ادائگی کے لحاظ سے پہلے تین ممالک امریکہ، سوزرلینڈ، برطانیہ ہیں۔